مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ

کراچی

اُمت محمدیہ کا اس حقیقت اور عقیدہ پر اجماع ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان میں ہیں، زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے

(الیواقیت صفحہ ۴۲۶ ج ۲، ۲۵)

واللہ غالب علیٰ أمرہ

جلد ۴

۲۶ شعبان تا ۲ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ مئی ۱۹۸۵ء

شمارہ ۳۶

خصائل نبوی ؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا ابو مصعب المدینی عن مالک بن انس عن ابی النضر عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمٰن عن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم فی شھر اکثر من صیامہ فی شعبان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے کسی ماہ میں زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے۔

حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا ابو عاصم عن محمد بن رفاعۃ عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال پیر جمعرات کے دن حق تعالیٰ جل شانہٗ کی عالی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔

فائدہ :- بکہ قبولیت کے زیادہ قریب ہو جائیں اعمال پیش ہونے میں یہ اشکال ہے۔ مسلم شریف کی روایت کا یہ ماحصل ہے کہ اعمال صبح شام دو مرتبہ روزانہ بارگاہ تک پہنچتے ہیں۔ پھر پیر جمعرات کو پیش ہونے کا کیا مطلب ان دونوں کے درمیان میں محدثین نے مختلف طریق سے جمع کیا ہے۔ سہل یہ ہے کہ رات دن کے اعمال تفصیلی طور پر روزانہ دو مرتبہ پیش ہوتے ہیں۔ رات کے علیحدہ دن کے علیحدہ اور پھر مجمل تفصیل سے ہفتہ میں دو بار پیر جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔ اور تمام سال کے مجموعی اعمال اجمالی طور پر شعبان میں اور شب قدر میں بھی پیش ہوتے ہیں۔ اور بار بار کی پیشی میں منجملہ متعدد مصالح کے ایک مصلحت۔ فرشتوں کے سامنے نیک لوگوں کا اظہار شرف ہے کہ ان حضرات نے آدمی کی پیدائش کے وقت یہ اشکال کیا تھا کہ آپ تو ایسی مخلوق کو پیدا فرما رہے ہیں۔ جو دنیا میں کثرت و خون اور فساد بپا کریں گے۔ اسی لیے حق تعالیٰ شانہٗ بہت سے نیک اعمال پر فرشتوں کے سامنے تفاخر کے طور پر تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ ورنہ حق تعالیٰ شانہٗ ہر شخص کے ہر عمل سے ہر وقت واقف ہیں۔ ان کے لیے اعمال پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی میں ختم بخاری شریف کی تقریب سعید

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی میں ختم بخاری شریف کی مبارک تقریب بڑی شان و شوکت اور اسلامی سادگی سے منعقد ہوئی۔ جس میں معززین شہر اور علماء کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی تھے آپ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھا کر نہایت ہی جامع مانع تقریر فرما کر سامعین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۴۶

فہرست

۱- خصائل نبوی
حضرت شیخ الحدیث ۲

۲- گلدستہ معرفت
سید حسین صاحب مدظلہٗ ۴

۳- ابتدائیہ ۵

۴- کلمہ تو اسلام کی علامت ہے
مولانا حکیم عبد الرحمٰن آزاد ۶

۵- تبلیغی جماعت
جناب عثمان انوری ۹

۶- کاروان ختم نبوت ۱۰

۷- آپ کے مسائل
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۱۵

۸- مجلس کے وفد کا دورۂ افریقہ
منظور احمد الحسینی ۱۷

۹- بزم ختم نبوت ۲۱

۱۰- نظم ۲۳

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ
دو روپیہ

فون نمبر
۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک
سالانہ ___ ۷۰ روپے
ششماہی ___ ۴۰ روپے
سہ ماہی ___ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبد الرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبد الستار واحدی
امجد محمود

ناشر

عبد الرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشا مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ___ ۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام ___ ۲۲۵ روپے
یورپ ___ ۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ___ ۲۷۰ روپے
افریقہ ___ ۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان ___ ۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات
حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ
خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

مسلمان کا مددگار

فرمایا کہ غافلین کی صحبت سے ہم کو بچنا چاہیے. کیونکہ ہم نشینوں کی صحبت صعو اثر انداز ہوتی ہے. اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی غفلت کا اثر ہمارے قلوب ودماغ پر بھی ضرور غیر محسوس طریقہ سے پڑتا ہے. اگر مسلسل غافلین کی صحبت سے انسان دوچار. دوبکار ہوا تو شدہ شدہ غفلت کا کافی انبار اس کے قلب میں جمع ہو جائے گا، اس لیے اہل غفلت کی صحبت سے احتراز لازم ہے. اولاً تو لوگوں میں بیداری ہے ہی نہیں اور اگر کچھ احساس بیداری ہے بھی کسی ذاکر و اہل دل کی برکت سے تو غافل کی صحبت سے وہ بہت جلد ہباءً منثورا ہو جائے گی.

دور حاضر کے مصائب کا ذکر ہو رہا تھا، اس پر ایک طالب علم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اغیار خواہ کسی ملک و ملت کے ہوں سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عناد رکھتے ہیں اور مسلمان ہی اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتے ہیں اور اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے. مسلمانوں کا اگر کوئی مددگار ہے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں. اس لیے مسلمانوں کو نصرت اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا چاہیے اور ان ہی سے ساری امیدیں رکھنا چاہیے.

ایک طالب علم کے خط کے سلسلہ میں فرمایا کہ حضرت مولانا تھانویؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ آزادی پیر اپنے مریدنے کو مجموعۃ اللطائف بنا دیا ہے. اور ان کی اصلاح نفس کی طرف اصلاً توجہ نہیں ہوتی، نہ پیر صاحب کی نہ مرید کی، حالانکہ نفس کی اصلاح اس طریق میں اصل چیز ہے. یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ طریق میں اعمال، اور مقصود ہے رضائے حق. ظاہر ہے کہ بدون اعمال کی درستی کے رضائے حق حاصل نہیں ہو سکتی. اور اعمال اوامر ونواہی دونوں پر مشتمل ہیں. اعمال حسنہ کے حاصل کرنے کی شریعت نے ترغیب دی ہے. اور اعمال سیئہ سے نہی فرمائی ہے.

اعمال حسنہ میں عقائد کی درستی و عبادات کی پابندی کی جاتی ہے. وظائف تو عبادت کی فرع ہوتے ہیں جس کو ذکر بھی کہتے ہیں. اس کے بعد دیگر فروع صلوٰۃ، صوم، حج و زکوٰۃ ہیں جو کہ فرائض ہیں. اب رہے دین کے تین جزو، وہ اخلاق، معاشرت اور معاملات ہیں. حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب "تبلیغ دین" میں ان پانچوں اجزائے دین پر تفصیل سے بحث فرمائی ہے.

ان تینوں آخر الذکر اہم اجزائے دین پر آج کل قطعاً توجہ نہیں بلکہ ان پر کوئی بحث نہیں کی جاتی. حضرت مولانا تھانویؒ نے اپنی مشہور کتاب "حیوٰۃ المسلمین" میں ان چیزوں پر بڑی توجہ دلائی ہے. اور ان کے ترک پر بہت اظہار افسوس کیا ہے. اخلاق کی درستی کے بغیر اصلاح نفس ہرگز نہیں ہو سکتی. حضرت مولانا وصی اللہ صاحبؒ اپنے سلسلے کے

باقی صفحہ ۸ پر

اداریہ

ہیروئن کی سمگلنگ

تحقیقات صحیح نہج پر ہو

پوری قوم کے سر شرم سے اس وقت جھک گئے جب اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ دبئی کی بندرگاہ پر وہاں کی پولیس نے چھاپہ مار کر ایک ایسے کینٹینر پر قبضہ کر لیا جس میں کراچی سے رائس ایکسپورٹ کارپوریشن نے چاول برآمد کیا تھا۔ اس کنٹینر میں اخباری اطلاع کے مطابق ایک ٹن ہیروئن پائی گئی جس کی مالیت بین الاقوامی منڈی میں کروڑوں ڈالر ہے۔ یہ خبر ملی ہے کہ مختلف سرکاری ایجنسیاں تحقیقات کر رہی ہیں۔ دیکھئے حقائق کب سامنے آتے ہیں۔

ہیروئین کے معاملہ میں ہمارا ملک پہلے ہی بدنام ہو چکا ہے۔ تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر کسٹم کے حکام پاکستانیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اب اس طرح ایکسپورٹ کے مال میں ہیروئن کا برآمد ہونا بین الاقوامی طور پہ ہماری ساکھ متاثر کر سکتا ہے۔

چاول کی برآمد ــــــ ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ بیشتر زر مبادلہ ہمیں اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ حرکت ملک کی معیشت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے یہ کام جس شخص یا گروہ نے کیا ہے بہت بڑے ہولناک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ قوم یہ چاہتی ہے کہ تحقیقات صحیح نہج پر ہو ورنہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں کسی بااثر تک قانون کے ہاتھ پہنچتے ہیں کارروائی ترک کر دی جاتی ہے۔ اگر اس بار بھی ایسا ہی ہوا تو ملک کی معیشت کی خیر منانی چاہئے لہٰذا تحقیقاتی ایجنسی کو چاہئے کہ مجرم کا سراغ لگا کر اسے کیفر کردار تک پہنچائے۔

رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے ذمہ داروں نے ہیروئن کی برآمدگی پر لاعلمی کا اظہار کیا ہے ہمارے نمائندے نے رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے دفتر سے رجوع کیا تو پتہ چلا کہ مذکورہ کنٹینر دبئی جانے کے لئے جب بہری سے روانہ ہوا تو کراچی پورٹ پر پہنچنے کے بعد یہ کہا گیا کہ جہاز پر جگہ نہیں ہے۔ چنانچہ مذکورہ کنٹینر تقریباً ۱۵ دن تک کراچی پورٹ پر پڑا رہا۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا؟ آخر یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ اور کس نے اس غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا؟ جس کی وجہ سے قوم کو یہ روز بد دیکھنا پڑا۔

ہمیں یہ کہنے دیجئے کہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے بڑے بڑے عہدوں پر قادیانی بیٹھے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ ۱۲ سال

باقی صفحہ ۱۲ پر

کلمہ تو اسلام کی علامت ہے

مرزائی دوستی یا اسلام دشمنی

از قلم: مجاہد ختم نبوت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد۔ گوجرانوالہ

جناب محمد حنیف رامے نے مرزائیوں کی حمایت میں جو بیان دیا وہ ہر جگہ موضوع بحث بنا ہوا ہے بلکہ مرزائی اس کی فوٹو سٹیٹ ہر جگہ اپنے حق میں استعمال کر رہے ہیں مسئلہ کی نوعیت یہ ہے کہ مرزائی کلمہ طیبہ اپنی مساجد پر اور بیج کی شکل میں لگا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اس آئینی ترمیم کو نہیں مانتے۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے کلمہ پر حق ہمارا ہے۔ مسلمانوں کا یہ موقف ہے کہ کلمہ مرزائیوں کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہے۔ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا آپ نے اسے تسلیم کیا جبکہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اسلام کے نزدیک دجال ہے اسی طرح اس پر ایمان لانے والے بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں لہٰذا مرزا غلام احمد کے تعلق نے اسلام سے ان کا ناطہ بالکل منقطع کر دیا ہے۔ دین اسلام سے تعلق رکھنے والے کلمے اصطلاحات پر مسلمانوں کا حق محفوظ ہے۔ ہم اپنی اصطلاحات کو استعمال کرنے کا کسی غیر مسلم کو حق نہیں دیتے۔ بات تو درست ہے لیکن حنیف رامے کو مرزائیوں سے دیرینہ تعلقات نے اور جناب اعتزاز احسن کو اسلام اور مرزائیت سے عدم واقفیت نے مجبور کیا کہ وقت ہے مسلمانوں کے مقابل مرزائیوں کا اعتماد حاصل کر لیں جو بوقتِ ضرورت کام آئے۔ رامے کچھ مسلمانوں پر غضب آلود ہو گئے کہ مسلمانوں نے اپنے حقوق کا تحفظ کیوں کیا اس پر وہ فرماتے ہیں کہ میرا دل ہل گیا ہے ہم ان کے دل کو قائم کرنے کے لئے تریاق پیش کرتے ہیں وہ پرانے صحافی اور صاحب ذوق ہیں امید ہے توجہ سے پڑھیں گے تو ان شاء اللہ ان کا دل بھی قائم ہو جائے گا اور غلط فہمی بھی نہ رہے گی۔

(۱) ۱۳۲۶ء میں برصغیر پاک و ہند کے ہر مکتب فکر کے علماء نے مرزائیوں کو متفقہ طور پر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جو انگریز کی حکومت میں چھپ کر مشتہر ہوا۔

(۲) ۱۹۲۵ء میں دفتر اہل حدیث امرتسر نے فسخ نکاح مرزائیاں کے نام پر ہر مکتب فکر کے جید علماء کا فتویٰ شائع کیا۔

(۳) برصغیر پاک و ہند کے ساتھ حرمین شریفین، حجاز و شام کے مختلف مکاتیب فکر نے متفقہ فیصلہ دیا کہ مرزا قادیانی غلام احمد کے متبعین، قادیانی، لاہوری کافر اور غیر مسلم ہیں۔

(۴) اس مسئلہ پر ۱۹۵۳ء میں ایک عظیم اینٹی قادیانی تحریک چلی جس میں ایک لاکھ مسلمانوں کو نذر زندان کیا گیا اور دس ہزار کو شہید کر دیا گیا۔ مارشل لاء کی سنگینوں سے وقتی طور پر تحریک دبی یہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ اسلام اور مرزائیت میں کس قدر بُعد ہے۔

(۵) آئیے ملک سے باہر مسلمانوں کی رائے بھی معلوم کر لیجئے کہ مرزائیوں کے بارے میں ان کی رائے کیا ہے۔ مصر کے

علماء کرام نے بھی ان کے بارے میں غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دیا اور مصری حکومت نے مرزائیوں پر سخت پابندیاں عائد کیں۔

(۶) ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی کا مکہ معظمہ میں ایک اجتماع ہوا جس میں سب سے اہم مسئلہ عالم اسلام میں مرزائی سازشوں کا تھا کہ یہ لوگ اسلام کا ماٹو استعمال کرتے اور ہمارا ہی کلمہ طیبہ پڑھ کر پورے عالم اسلام کے لئے اذیت کا باعث بنے ہوئے ہیں اس اجلاس میں مختلف ممالک کی ۱۴۴ تنظیموں کے نمائندے موجود تھے جس میں حسب ذیل متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی اس میں کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔

(۷) مرزائی ایک باطل فرقہ ہے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادیں گرا رہا ہے ۱۔ یہ اسلام کے قطعی اصولوں کے مخالف ہے ۲۔ اس کے سربراہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ۳۔ آیات قرآنی کی تحریف کی ۴۔ جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دیا ۵۔ مرزائیت کی بنیاد برطانوی سامراج نے رکھی وہ بھی اپنے مقاصد کے لئے، وہی اس کی پرورش اور سرپرستی کرتا ہے۔ ۶۔ اسلامی عقائد میں تحریف و تبدیل اور بیخ کنی کے لئے اس نے کئی ہتھکنڈے استعمال کئے اور کر رہے ہیں ۷۔ مساجد مدارس، یتیم خانوں، امدادی کمپنیوں کے نام سے غیر مسلم قوتوں سے امداد حاصل کرکے سامراجیوں کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت کرتے ہیں۔ لہٰذا

(۸) دنیا بھر کی ہر اسلامی تنظیم کا فرض ہے کہ وہ ان کی مساجد، یتیم خانوں، دیگر مراکز کی کڑی نگرانی کریں اور ان کی درپردہ کل سرگرمیوں کا محاسبہ کریں

(۹) ان کے پھیلائے ہوئے جال اور منصوبوں سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے انہیں بے نقاب کریں اور ان کے کافر، خارج از اسلام ہونے کا اعلان کریں۔ مقامات مقدسہ حرمین وغیرہ میں ان کے داخلے کی اجازت نہ دی جائے، مسلمان ان سے ہر قسم کے تعلق منقطع کرلیں۔

(۱۰) آخر میں یہ کانفرنس تمام اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں اور کسی اسلامی ملک میں کسی مرزائی کو ذمہ داری کا عہدہ نہ دیا جائے۔

راے ایک ذہین آدمی ہیں امید ہے مرزائیوں کے ان مظالم پر بھی توجہ فرمائیں گے جو انہوں نے عالم اسلام میں اسلام کے نام سے شروع کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے پورا پاکستان رسوا ہو رہا ہے۔ اور دنیا بھر کے مسلمان ان کی سازشوں سے چونک اٹھے ہیں۔ جناب راے شائد اسے علماء کی شدت انتہاپسندی یا ذہنی گھٹن کا نام دیکر سوچنا گوارا نہ کریں مناسب سمجھتا ہوں کہ مرزائیوں کے بارے عدالتی فیصلوں سے پردہ اٹھا دیا جائے۔

(۱۱) ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو بہاولپور کے سیشن جج نے مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے ایک فیصلہ میں اس وجہ سے تنسیخ نکاح کا حکم صادر فرما دیا کہ ایک مسلم عورت کا نکاح بوجہ ارتداد کسی مرزائی آدمی سے قائم نہیں رہ سکتا۔

(۱۲) ۳ جون ۱۹۵۵ء میں راولپنڈی سیشن جج محمد اکبر نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ مرزائی غیرمسلم ہیں لہٰذا امۃ الکریم ایک مرزائیہ کی درخواست خارج کی جاتی ہے۔

(۱۳) ۱۳ جولائی ۱۹۶۹ء کو جیمس آباد میں سول فیملی کورٹ کے جج محمد رفیق گریجہ نے ایک مسلمان عورت امۃ الہادی کی درخواست پر فیصلہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ حکیم نذیر احمد برق مدعا علیہ نے خود کا مرزائی ہونا تسلیم کیا ہے لہٰذا مدعیہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مدعا علیہ کی بیوی نہیں۔ اور مدعا علیہ مدعیہ کو اپنی بیوی قرار نہ دے (یعنی بروئے شریعت

محمدیہ نکاح منسوخ ہے)

(۱۴) روڈزیل میں مسلمانوں کی ایک مسجد تھی جس پر مرزائیوں نے قبضہ جما لیا۔ یہ مقدمہ عدالتوں میں دو برس تک چلتا رہا فریقین نے مقدمہ کی پیروی کے لئے بیرون ملک کے مشہور وکلاء کی خدمت بھی حاصل کی بالآخر ماریشش کے سپریم کورٹ نے فیصلہ میں واضح کیا کہ

مسلمان الگ امت ہے اور مرزائی الگ۔ لہذا عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ (مرزائی) کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ صرف روڈزیل کی مسجد میں مسلمان ہی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ایک جج جناب ای روڈزل نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

(۱۵) اکتوبر ۱۹۸۴ء کو پاکستان کی شرعی عدالت نے مرزائیوں کی طرف سے دی گئی صدارتی آرڈیننس کے خلاف درخواست کو مسترد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد دھوکے باز، بے ایمان اور کافر تھا۔ لہذا مرزائیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنا نہیں چاہیئے ان کے استعمال کرنے سے انہیں سزا دینا بالکل جائز ہے۔

جنگ ۲۹، اکتوبر ۱۹۸۴ء

امت مسلمہ کا اجماع، قانون دانوں ملکی اور غیر ملکی عام عدالتوں، سپریم کورٹ، شرعی عدالت کے ان فیصلوں کی موجودگی میں رائے صاحب کا کیا خیال ہے؟ اسلام اور مرزائیت دو مختلف گروہ ہیں۔ مزید برآں مرزائی ایسی اقلیت ہے جس کی آبیاری اسلام دشمنی پر ہے اگر مسلمان اپنا کلمہ جو بحق اسلام ان کے لئے مخصوص ہے مرزائیوں کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال نہ کرنے دیں تو کیا یہ غیر عادلانہ فعل ہے؟ اور یہ کہہ کر اسلام مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں۔ سب قوموں کی یکساں میراث ہے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ نہیں۔ اور پھر عدالتوں کے ان فیصلوں کے متعلق جناب کی کیا رائے ہے جن کو ملاحظہ فرما چکے ہیں اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کی حفاظت رب العزت نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ مسلمان حزب اللہ (اللہ کی جماعت) ہیں۔ جب تک مسلمان زندہ ہیں کسی ایرے غیرے غیر مسلم یا غیر اسلامی نظریات کے حاملین یا مرتد کو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اسلامی شعائر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

بقیہ : گلدستہ

لوگوں کو اخلاق کی مشہور کتاب "اخلاق محسنی" کے مطالعہ پر بہت زور دیتے تھے۔ ہمارے حضرت تھانوی رح نے ہماری بگڑی ہوئی معاشرت پر اپنی مشہور تصنیف "اصلاح الرسوم" لکھی ہے۔ اسی طرح معاملات کی اصلاح کے لیے "صفائی معاملات" تحریر فرمائی۔

ان مذکورہ بالا کتب کے برابر پڑھتے رہنے کے لیے حضرت مولانا رح اور ان کے خلفاء بڑی تاکید فرماتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان علوم کے پڑھے ہوئے عمل کا داعیہ ہی نہ پیدا ہوگا اور دین کے ان اہم اجزاء پر جب نظر نہ ہوگی تو ان کی درستی کی طرف کب توجہ جا سکتی ہے۔ اور ذکر و تسبیح کے لیے بھی کچھ وقت دینا چاہیے، لیکن علوم دین کی تحصیل کے لیے بہ وقت فکر ہونی چاہیے، خصوصاً اس دور میں جب کہ علوم شرعیہ کا بالکل فقدان ہے کہ نہ گھر میں پڑھے پڑھائے جاتے ہیں اور نہ باہر اس کی تعلیم دی جاتی ہے الا ماشاء اللہ، کچھ دینی مدارس میں البتہ علوم کا چراغ ٹمٹما رہا ہے لیکن وہاں ہمارا پڑھنا اور بچوں کو پڑھانا بقائے علم دین کے لیے اشد ضروری ہے کہ بغیر تحصیل علم دین اور امور لوازم اور اخلاق و بداخلاق کو ہم جان ہی نہیں سکتے۔ اسی طرح جو رسوم جہلا نے صوفیاء نے تجویز کر رکھے ہیں۔ ان کے استیصال کے لیے ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگی صرف فرمائی۔ میں نے تو صرف مختصر کتب کا تذکرہ اوپر کیا ہے اگر قدرے تفصیل درکار ہو تو مشہور کتاب "بہشتی زیور" میں بھی حضرت مولانا رح نے ذکر فرمایا ہے۔ اصلاً تو وہ کتاب فقہ کی ہے لیکن رسوم اور اصلاح نفس و معاملات کی درستی پر مولانا رح نے ایسی صاف اور بے غبار باتیں ذکر فرمائی ہیں کہ کہیں اور ایسا مختصر ذکر نہ ملے گا

دنیائے اسلام کی ایک گشتی درسگاہ اور شریعت و طریقت کی خانقاہ

تحریر: عثمان الرحمن

تبلیغی جماعت اور اس کی اصلاحی و دینی خدمات

اسلام کی اشاعت مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ اسی لیے ہر دور میں مسلمان عوام و خواص اس سلسلے میں عظیم قربانیوں کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ برصغیر میں خاندان شاہ ولی اللہؒ کے بعد علماء حق کے قافلے نے اسلامی خدمات کا علمی، تصنیفی اور مجاہدانہ سلسلہ قائم کرکے دین حق کی ترویج و اشاعت کی عدیم المثال خدمات انجام دی ہیں۔ اس سلسلے کے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ نے پچاس سال قبل مسلمانوں کی دینی حالت کی کمزوری اور غفلت کو محسوس کرتے ہوئے خصوصاً علاقہ میوات کے لاکھوں مسلمانوں کے مستقبل کی فکر کرتے ہوئے اسلام کی بنیادی باتوں کے لیے انہوں نے دینی کام کا آغاز کیا۔ حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ کاندھلہ کے مشہور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مریدین میں سے تھے وہ شریعت کے علوم نبوت کے ساتھ سلسلۂ چشتیہ امدادیہ رشیدیہ میں بیعت طریقت میں بھی مجاز تھے اور اس لئے انہوں نے سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مشن تبلیغ اسلام کے سلسلہ کو پوری دہلی و میوات میں دینی دعوت کا باقاعدہ سلسلہ تبلیغ شروع کیا۔ ابتدا میں لوگوں کو اس جانب متوجہ کرنے کے لیے مولانا کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا مگر چند سال بعد لوگوں کو احساس ہوا تو لوگ دینی جذبۂ تبلیغ اسلام کے لیے بھرپور تعاون کرنے کے لئے شہروں، قصبوں، دیہاتوں میں وقت لگاکر جانے لگے اور جلد ہی ہندوپاک کے بڑے شہروں کے علاوہ ملک کے تمام حصوں میں اس جماعت سے تعاون کرنے لگے۔ حضرت مولاناؒ کا انتقال ۱۹۴۴ء میں ہوگیا اور ان کے بعد ان کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد یوسف دہلویؒ کو امیر جماعت مقرر کیا گیا انہوں نے جماعت میں دین کے جذبہ تبلیغ کے لیے پورے برصغیر کا دورہ کیا اور لوگوں کو ہندوپاک کے علاوہ بیرون ملک جانے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے لوگ افغانستان، ایران، کویت، افریقہ، امریکہ، برطانیہ، جاپان، انڈونیشیا، جرمنی جیسے چھوٹے بڑے ملک میں اشاعت اسلام کے لیے جانے لگے اور دین کی دعوت دینے لگے اب الحمدللہ دنیا میں تقریباً تین کروڑ مسلمان اس جماعت کے ساتھ دین کی اشاعت کے لیے شب و روز مصروف ہیں اور اصلاح حال اور اخلاقی تربیت اور احیائے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوشاں ہیں تبلیغی جماعت کے ذریعہ لاکھوں غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں بیرون ملک غیر مسلم ممالک میں مساجد کو آباد کیا گیا ہے اور دینی مدارس کا اجراء کرایا گیا ہے آج دنیا میں قرآن و سنت اور بزرگان دین کے ارشادات کو عام کیا جا رہا ہے۔ تبلیغی نصاب جو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ کا ترتیب دیا ہوا ہے دین اسلام کی فضائل پر مشتمل ایک سلیس اور موثر و مقبول کتاب ہے جسکا ترجمہ تقریباً دنیا کی اٹھارہ زبانوں میں ہو چکا ہے تبلیغی جماعت کے کارکن روزانہ اس کا کچھ حصہ سناتے ہیں اور مسنون طریقوں پر زندگی گذارنے والے بزرگان دین کے طریقوں کو زندہ کرنے کے لیے اجاگر کرتے ہیں اس وقت مرکزی امیر مولانا انعام الحسن کاندھلوی جماعت کے

بقیہ صفحہ 31

کاروان ختم نبوت

برمنگھم برطانیہ میں پہلی تاریخی ختم نبوت کانفرنس

علماء برطانیہ زندہ باد

مجاہدین ختم نبوت کی شہر شہر کی سرگرمیاں

مرزائیوں نے اپنی سرگرمیاں پاکستان سے بیرون ملک منتقل کر دی ہیں خاص طور پر یہاں برطانیہ میں آقایان ولی نعمت برطانیہ کی سرپرستی میں مرزائیوں کا پیشوا مرزا طاہر مسلمانوں اور اسلام کے خلاف زہر افشانی کرنے کے علاوہ پاکستان میں مرزائیوں کی فرضی مظلومیت کے قصے گھڑ گھڑ پیش کر رہا ہے۔ اور مملکت خداداد پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے پوری قوت صرف کی جا رہی ہے۔ یہاں کے علماء کرام اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون سے مرزائیوں کا بھرپور تعاقب کر رہے ہیں۔ مرزائی اپنا سالانہ جلسہ ہمیشہ پاکستان میں اپنے مرکز ربوہ میں کرتے رہے ہیں۔ گذشتہ سال انہیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تو وہ بڑے چیخے چلائے اور پاکستان کے عوام اور حکومت کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا۔ مرزائیوں کے اس پروپیگنڈے کا یہاں کے علماء کرام اپنی تقریروں اور بیانات کے ذریعے مؤثر ازالہ کرتے رہے ہیں ان کا سارا پروپیگنڈہ ریت کا مادھو ثابت ہو چکا ہے۔ اب کبھی کبھار وہ کسی نہ کسی اخبار میں مراسلے وغیرہ شائع کر دیتے ہیں تاہم یہاں کے عوام پر ان کی اصل حقیقت واضح ہو چکی ہے

جب سے مرزا طاہر پاکستان سے بھاگ کر آیا ہے اس کے بیانات سے یہ تأثر ملتا ہے کہ اب ان کا مقدس شہر ربوہ ان سے چھن جائے گا تو اس نے اس کے متبادل یہاں برطانیہ میں زمین حاصل کی اور وہاں کچھ مکان بنا کر اس کا نام "اسلام آباد" رکھ دیا۔ یہاں کے علماء کرام نے محسوس کیا کہ یہ "برطانیہ دی کھوتی برطانیہ آن کھلوتی" کے مصداق یہاں پہنچ گیا ہے اور یہ یہاں کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا اس لئے ہمیں اتحاد کرکے مرزائیت کا پورا پورا تعاقب اور محاسبہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ پہلے پروگرام کے طور پر جمعیۃ علماء برطانیہ نے

۲۸ اپریل ۱۹۸۵ء بروز اتوار بعد نماز ظہر ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا اس کے لئے باقاعدہ اشتہار شائع کیا گیا جس پر ختم نبوت کانفرنس کے علاوہ نمایاں حروف میں یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے "رسول پاک ﷺ ختم المرسلین ہیں جو نہ مانے گا وہ بے ایمان ہے میں اہل ایمان کو بتاؤں گا

مدعوئین علماء کرام

اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو مدعو کیا گیا مولانا لطف الرحمٰن مولانا محمد یوسف متالا مولانا عبدالہادی مولانا اسلام الحق مولانا حافظ محمد اکرم مولانا مقبول احمد مولانا احرار الزمان مولانا محمد جلال پٹیل مولانا منظور الحق برمنگھم مولانا محمد ایوب مولانا محمد موسیٰ کھنڈیا مولانا محمد فاروق قاری عبدالصمد مولانا قاری محمد طیب عباسی مولانا محمد موسیٰ قاسمی مولانا سید الاذکیاء پیرؔ مولانا محمد عمران راجیؔ مولانا امداد الحسن نعمانیؔ مولانا محمد اقبال رنگونیؔ مولانا فتح محمد بیر مولانا احمد پانڈورؔ مولانا محمد نور الحق امام مسجد ویسٹ ہاٹگ بریڈ فورڈ مولانا عبدالرشید ربانیؔ مولانا عبدالرزاقؔ مولانا غلام رسول مقانؔ مولانا اسماعیل ٹوبیؔ مولانا محمد بلال مظاہریؔ مولانا منصور الحق مدنیؔ مولانا محمد اسلم ناگوریؔ مولانا عبدالاولؔ مولانا سید فیض علی شاہ، مولانا مولانا قاری اسماعیلؔ مولانا ابو القاسم، مولانا فضل رحیمؔ مولانا

محمد نعیم، مولانا مفتی محمد اسماعیل، مولانا احمد حکیم، مولانا ایجی، مولانا محمد ادریس مولانا مفتی شبیر احمد، مولانا محمد عبداللہ، مولانا اظہار احمد قاسمی مولانا اسماعیل لاجا، حافظ عبدالرحمٰن، مولانا محمد حسین بڈھانوی، قاری محمد عثمان، قاری محمد داؤد، قاری نور محمد، مولانا محمد اسماعیل ڈیساتی، مولانا محمد ایوب سورتی، قاری اسماعیل رشید، مولانا محمد آدم لسٹر، مولانا محمد گورا، مولانا محمد یوسف سورتی، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا ابراہیم مولانا حافظ محمد اسلم اور مولانا محمد منوبری۔

برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کے نام سے بلگریو روڈ کی بڑی اور مرکزی جامع مسجد میں یہ پہلی تاریخی کانفرنس تھی جو انتہائی کامیاب رہی۔ کانفرنس میں دور دراز سے مسلمانوں نے جوق در جوق شرکت کی۔ علماء کرام میں سے اکثر حضرات تشریف لائے۔ نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس میں مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح، ردقادیانیت پر معرکۃ الآرا تقریریں ہوئیں۔ قادیانی جماعت کے مفرور رہنما جو پاکستان سے بھاگ کر یہاں مقیم ہیں انہوں نے گزشتہ دنوں پاکستان اور پاکستانی عوام کے خلاف جو بے سروپا باتیں کیں ان کا دندان شکن جواب دیا۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ قادیانیت کا مکمل تعاقب کیا جائے گا

(تقاریر کے کیسٹ کے لئے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے آئندہ پر مکمل تقریریں پیش کی جائیں گی)

علاقہ لونڑ پکھلی کے جلسہ ختم نبوت میں علماء کرام کی تقریریں اور مطالبات

علاقہ لونڑ پکھل و جاگیر مرکزی جامع مسجد خواجگان (تحصیل وضلع) مانسہرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت بزرگ استاذ العلماء جناب مولانا محمد یوسف صاحب۔ فاضل دیوبند (ہیثریان) نے فرمائی۔ اجلاس سے جناب مولانا قاری عبدالرشید صاحب اوگی اور جناب قاری غلام جیلانی صاحب نے خطاب کیا۔ ہر دو حضرات نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی انہوں نے واضح کیا کہ مرزائی خواہ لاہوری ہو خواہ قادیانی یا کوئی اور مملکتِ اسلامی پاکستان کے لئے بے حد خطرناک ہے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیت کے صدارتی آرڈیننس پر فوری عمل کی اشد ضرورت ہے۔ آخر میں نائب امیر تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ جناب مولانا نور محمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد خواجگان نے چند قراردادیں پیش کیں آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ

(۱) مملکت کے وسیع تر مفاد کی خاطر اسلامی نظام کا مکمل نفاذ کیا جائے۔
(۲) مرتد کی سزا شریعت کے مطابق نافذ کی جائے۔
(۳) شہید تحفظ ختم نبوت جناب مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کا معمہ فوراً حل کیا جائے۔
(۴) مرزا طاہر کو واپس وطن بلا کر شامل تفتیش کیا جائے

اجلاس میں علاقہ کے عوام نے کافی تعداد میں شرکت کی اور مندرجہ بالا قراردادوں کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ آخر میں ایک مقامی شاعر اسلم ناز خواجگانی نے ختم نبوت پر لکھی ہوئی ایک بالکل تازہ نعت پڑھ کر عوام کو سنائی گئی۔

مرزا طاہر کے بیانات کا نوٹس لیا جائے

ربوہ قاری شبیر احمد عثمانی نے جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا اور معراج النبی ﷺ کے واقعہ کو بڑے پرجوش انداز میں بیان فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جس پر چل کر ہم دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا حضور اکرم ﷺ کو معراج جسمانی طور پر ہوئی تھی۔ نہ کہ روحانی۔

قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے خطاب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین مرحومین مولانا تاج محمود مولانا محمد شریف جالندھری اور دیگر اکابرین کے کارہائے نمایاں پر بھی روشنی ڈالی اور ان کی خدمات پر اُن کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

آخر میں جمعہ کے اس عظیم اجتماع سے مرزا طاہر احمد کے حالیہ بیانات پر شدید احتجاج کیا اور حکومت سے (بالخصوص جناب صدر پاکستان وزیر اعظم محمد خان جونیجو گورنر پنجاب اور اور وزیر اعلیٰ پنجاب) سے مطالبہ کیا کہ قادیانی جماعت کے

پیشوا مرزا طاہر احمد کے حالیہ بیانات پر سختی سے نوٹس لیا جائے اور مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعے واپس بلا کر ملک دشمنی کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے۔ قاری صاحب نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مطالبات فی الفور تسلیم کئے جائیں۔

آر۔ ایم ربوہ کے نام کھلی چٹھی

محترم و مکرم جناب سگو صاحب آر ایم ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مورخہ ۲۸-۴-۸۵ کو جب وزیر اعظم صاحب پاکستان ربوہ سے گزر رہے تھے تو مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے راہنما اور کارکن سینکڑوں کی تعداد میں عزت مآب جناب وزیر اعظم صاحب کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ اور استقبالی سبز جھنڈیاں اور مختلف قسم کے بینر لئے کھڑے تھے۔ جن میں شمع رسالت زندہ باد، شہباز ختم نبوت زندہ باد، خاتم الانبیاء زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے نعرے درج تھے اور کچھ مطالباتی بینر بھی تھے جن میں درج تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرو وغیرہ وغیرہ اور ایک یہ بینر تھا کہ ہم وزیر اعظم صاحب پاکستان کو خوش آمدید کہتے ہیں ان بینروں سے قادیانیوں کو زبردست تکلیف ہوئی، آپ نے ان کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے کہ دشمنان رسولؐ ناخوش نہ ہوں آنجناب نے ہم سے یہ بینر چھین لئے۔ خداگواہ کہ آپ کے اس رویّہ سے ہمارے دل اور جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم کا استقبال کرنے والے یہ سب لوگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ چند قادیانی محض جاسوسی کی غرض سے آئے ہوئے تھے اور نہ ہی قادیانی قیادت وزیر اعظم صاحب کے استقبال کے لئے آئی ہے۔ یہ سب شمع رسالت کے پروانے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ عالیجاہ! ہم ملک عزیز پاکستان کے محب وطن اور وفادار شہری ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک کی سرحدوں پر دشمن موجود ہیں اور قادیانی بھی چاہتے ہیں کہ ملک کے حالات خراب ہوں جس سے ہم فائدہ اٹھائیں لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور جماعت کے لاکھوں کارکن مرزائیوں کی اس سازش کو انشاء اللہ کامیاب نہیں ہونے دیں گے ورنہ آپ نے حالات کو بگاڑنے کی پوری کوشش کی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینکڑوں کارکنوں کو دلی طور پر صدمہ ہوا ہے۔ ہمیں افسوس تو یہ بھی ہے کہ ہم سے وہ بینر بھی چھین لیا گیا جس پر درج تھا کہ ہم وزیر اعظم صاحب پاکستان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو مرزائیت نوازی سے بچائے اور حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا عاشق اور غلام بنائے۔ آمین

قاری شبیر احمد ۱۰۰ مسجد محمدیہ ربوہ

نوٹ: غالباً یہ حرکت وزیر اعظم صاحب کو یہ تأثر دینے کے لئے کی کہ ربوہ قادیانیوں کا مرکز ہے انہوں نے ہی وزیر اعظم کا استقبال کیا۔ آر ایم کی اس حرکت سے مرزائی یقیناً خوش ہوں گے کہ ایک تیر سے دو شکار ہو گئے مخالف ذلیل ہو گئے وزیر اعظم خوش ہو گئے۔

مجلس کے دو رکنی وفد کا دورہ ٹھٹھہ

مجلس کے دو رکنی وفد نے ضلع ٹھٹھہ کا ہنگامی دورہ کیا وفد میں مولانا منظور احمد الحسینی اور حافظ محمد حنیف شامل تھے وفد سب سے پہلے دھابے جی گیا۔ جہاں مقامی دوستوں اور سرکردہ علماء کرام بس سٹاپ پر پہلے سے منتظر تھے۔ دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ تمام دوستوں نے انتہائی گرمجوشی اور خلوص کا اظہار کیا۔

مقامی دوستوں نے وہاں سے سجاول جانے کے لئے سپیشل ویگن کا انتظام کیا ہوا تھا ملاقات اور تبادلہ خیال کے بعد حضرت مولانا منظور احمد صاحب کی قیادت میں کاروان ختم نبوت گھارو، مکلی اور ٹھٹھہ سے ہوتا ہوا سیدھا سجاول پہنچا۔ نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا تمام دوستوں نے مرکزی جامع مسجد میں نماز ظہر باجماعت ادا کی۔ چونکہ یہ تنظیمی دورہ تھا اس لئے نماز ظہر کے فوراً بعد مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ کے کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا منظور احمد الحسینی نے مسئلہ ختم

نبوت اور تنظیم کی اہمیت پر زوردار خطاب کیا ان کی تقریر دلپذیر کے بعد سندھی زبان کے شعلہ بیان مقرر مولانا عبدالغفور قاسمی نے بڑا مؤثر خطاب کیا۔ گو تقریر سندھی زبان میں تھی لیکن سندھی زبان سے ناآشنا لوگوں کو بھی سمجھ آ رہی تھی انہوں نے ۱۸۵۷ء میں علماء حق کی قربانیاں تحریک آزادی، دینی مدارس اور مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت سے لیکر اس وقت تک علماء حق اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے جو خدمات انجام دی ہیں ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ سندھی زبان میں ان کی تقریر اتنی مؤثر تھی کہ سامعین سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر ہر ہر لفظ پر داد دے رہے تھے۔ ہر دو حضرات کے خطاب کے بعد پہلے ضلع ٹھٹھہ کے انتخابات ہوئے بعدہٗ سجاول کے۔

عہدہ داران ضلع ٹھٹھہ

امیر، خطیب سندھ مولانا عبدالغفور قاسمی، نائب امیر حضرت مولانا منظور احمد و مولانا عبدالعلیم صاحبان ناظم اعلیٰ حافظ عبدالخالق صاحب، ناظم حافظ نذیر احمد، حافظ محمد ابراہیم صاحبان، ناظم نشر و اشاعت مولانا علی محمد صاحب ناظم دفتر برائے رابطہ جناب رفیق احمد جالندھری۔

تعلقہ سجاول

اسی مجلس میں تعلقہ سجاول کا انتخاب بھی عمل میں آیا جو کہ حسب ذیل ہے۔

امیر، محمد آچار صاحب صباغ، نائب امیر حاجی عبید میمن صاحب ناظم محمود راجہ صاحب، ناظم نشر و اشاعت عبدالرزاق میمن، خازن نصر اللہ صاحب میمن۔

عہدہ داران کے انتخابات کے بعد مولانا منظور الحسینی صاحب کی دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا بعد ازاں کاروان ختم نبوت کے اراکین سندھ کی معروف دینی درسگاہ مدرسہ دارالفیوض گئے۔ یہ سندھ کا قدیم مدرسہ ہے کہ مدرسہ میں امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ قیام فرما چکے ہیں۔ اس کے علاوہ نامور محدث حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ وہ دارالحدیث جہاں حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے درس حدیث دیا آج بھی اسی حالت میں موجود ہے اس عظیم درسگاہ میں اس وقت بیرونی طلباء کی تعداد پونے دو سو ہے۔ مدرسہ کا کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے جہاں نادر و نایاب کتابیں موجود ہیں۔ کاروان ختم نبوت کے اراکین کھانے اور مدرسے کی زیارت سے فارغ ہو کر ٹھٹھہ آئے جہاں قدیم شاہی مسجد کی زیارت کے بعد عصر سے پہلے گھارو پہنچ گئے۔ گھارو میں دفتر ختم نبوت، مدرسہ حمادیہ میں تھوڑی دیر قیام کیا۔ دوستوں سے ملاقات کے بعد مدینہ مسجد میں نماز عصر ادا کی اور کاروان ختم نبوت کے شرکاء اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

خضدار میں ختم نبوت کانفرنس نہ ہو سکی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد لقمان علی پوری کو زیر دفعہ ۱۶ تحفظ امن عامہ آرڈیننس گرفتار کر لیا علاوہ ازیں مولانا قمرالدین، مولانا محمد اکبر، مولانا نذیر احمد تونسوی، حافظ حسین احمد مولانا محمد صدیق شاہ اور مولانا غلام سرور سے خضدار پہنچنے سے قبل تعمیل کرالی کہ ان کا خضدار میں داخلہ بند ہے۔ علماء کرام کی گرفتاری اور داخلہ بندی کی وجہ سے خضدار میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس منعقد نہیں ہو سکی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کی پولیس مولانا محمد صدیق شاہ، مولانا قمرالدین اور مولانا نذیر احمد تونسوی اور دوسرے علماء کو گرفتار کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ جب کہ مولانا محمد لقمان کو گرفتار کرکے مستونگ جیل پہنچا دیا گیا ہے۔ کوئٹہ اور بلوچستان کے علماء نے علماء کو گرفتار کرنے اور ختم نبوت کانفرنس کو رد کئے پر سخت احتجاج کیا ہے۔

سمندری میں ختم نبوت کانفرنس

سمندری میں انیسویں سالانہ کانفرنس پورے جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے، مرزائیوں کے اجلاسوں پر پابندی لگائی جائے۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ جسے واگزار کر دیا گیا ہے ضبط کیا جائے۔ ربوہ میں مرزائیوں کے کالج میں اسٹل کی تعمیر کے لئے دیا جانے والا ۳۵ لاکھ روپے کا بجٹ منسوخ کیا جائے۔ اس کانفرنس میں قومی اسمبلی کے رکن میاں حمزہ صاحب، مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا عبدالرحمٰن رضوی، مولانا ظہور احمد، مولانا احمد دین، مولانا سلطان احمد، مولانا شبیر احمد صدیقی، مرزا غلام نبی جانباز، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء اور دوسرے علماء نے خطاب کیا۔

مناظرِ اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر کراچی پہنچ گئے

شعبہ تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ بذریعہ تیزگام ملتان سے کراچی پہنچ گئے۔ مولانا موصوف کراچی میں اواخر شعبان تک قیام فرمائیں گے۔ اس عرصہ میں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تردید فرقِ باطلہ خصوصاً مرزائیت پر سلسلہ وار لیکچر دینگے۔

۱۲ قادیانی گرفتار

بتایا جاتا ہے کہ ضلع تھرپارکر اور قصبہ کنری کے آس پاس خلاف اسلام تبلیغ کرنے اور کلمہ طیبہ کی توہین کرنے کے جرم میں ۱۲ قادیانی گرفتار کر لئے گئے۔ یہ گرفتاریاں ڈوکٹ، کنری، اور گوٹھ سیٹھ عزیز وغیرہ میں عمل میں آئیں۔ وہاں کے عوام اور علماء نے مقامی پولیس کے اس اقدام کو سراہا ہے۔

بقیہ : ابتدائیہ

سے ایک ہی سیٹ پر کام کر رہے ہیں۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ایک ہی شخص کو اتنی لمبی مدت ایک ایسے نازک حساس عہدے پر کیوں رکھا گیا؟ اس دوران اس قومی ادارہ کو جو دھچکا لگا وہ کروڑوں کا نقصان ہوا۔ وہ تو آپ گزشتہ شمارہ میں پڑھ چکے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ پوچھنے کا حق ہے کہ اتنے عرصے تک یہ قومی ادارہ تباہی سے دوچار ہوتا رہا۔ اور حکومت کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ آخر ہر مسئلہ کو "دبا دینے" کی پالیسی پر کیوں عمل ہو رہا ہے؟

تحقیقاتی ایجنسی سے ہم عرض کریں گے ان تمام لوگوں کی چھان بین کی جائے جو چاول پیک کرنے، تولنے سے لیکر ایکسپورٹ کرنے تک کے ذمہ دار ہیں۔

اسکے علاوہ تحقیقاتی ٹیم کے پیشِ نظر یہ بھی رہے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ کا ایک بڑا افسر قادیانی ہے۔ لہذا رائس ایکسپورٹ کارپوریشن، کراچی پورٹ ٹرسٹ، کراچی پورٹ میں کسٹم کے ذمہ دار حضرات کو پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے عملے کو شامل تفتیش کیا جائے۔

بقیہ : تبلیغی جماعت

روح رواں ہیں آپ ایک خدا رسیدہ بزرگ اور جید عالم دین ہیں بستی نظام الدین دہلی ہند جماعت کا مرکز ہے۔ پاکستان میں رائیونڈ اور کراچی میں مکی مسجد ملک کے بڑے مراکز ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ملکوں اور شہروں میں بھی جماعت کے مراکز ہیں جہاں ہر جمعرات کو اجتماعات ہوتے رہتے ہیں اور اس کے علاوہ دوسرے مقامی اجتماع بھی ہوتے ہیں۔ ہندو پاک کے علاوہ بنگلہ دیش، امریکہ، برطانیہ، انڈونیشیا، افریقہ میں بھی کئی اجتماعات بڑی کامیابی سے ہو چکے ہیں جن میں لاکھوں مسلمان شریک ہوئے۔

عقیدۂ ختم کے تحفظ کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون فرمائیے۔

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

تحریر مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

انشورنس پالیسی

س: زید ایک کارپوریشن میں کام کرتا ہے۔ اس کی تنخواہ میں سے خاصا انکم ٹیکس کٹ جاتا ہے اس کو ایک انشورنس ایجنٹ نے مشورہ دیا کہ اگر آپ ایک لائف انشورنس پالیسی لے لیں۔ تو اس طرح انکم ٹیکس کی کٹوتی میں خاصی بچت ہو گی۔ برائے کرم مطلع فرمائیں کہ صورت مسئولہ میں زندگی کا بیمہ کرانا شرعی طور پر جائز ہے؟ اس طرح انشورنس کمپنی جو سہ ماہی بونس وغیرہ تقسیم کرتی ہے ان کی کیا حیثیت ہے؟

ج: بیمہ کرانا جائز نہیں۔

س: زید ہی نے اپنی داڑھ کی چاندی سے بھروائی کروائی ہے کیا اس طرح اس کا غسل اور وضو ہوجاتا ہے جب کہ پانی اندر تک نہیں جاتا۔

ج: غسل اور وضو ہوجاتا ہے۔

س: زید کی داڑھی کے بال بہت گرتے ہیں۔ وضو کرتے وقت یا ویسے ہاتھ پھیرتے وقت خاصے بال ہاتھ میں آجاتے ہیں اس صورت میں کیا کرنا چاہیے ایک صاحب نے مشورہ دیا کہ چھوٹی چھوٹی کروالی جائے۔

ج: یہ مشورہ غلط ہے۔ ایک مشت سے کم کرانا حرام ہے

س: دو بیویوں کے درمیان انصاف کی کیا صورت ہے۔ جب ایک بیوی امریکہ میں اور دوسری پاکستان میں۔

ج: دونوں کو پاس رکھے۔ اور دونوں کے حقوق برابر ادا کرے۔

س: اگر میت کے ذمے کچھ نمازیں اور روزے رہ گئے تھے یا احتیاطاً اس کے لواحقین فدیہ دینا چاہتے ہوں۔ تو اس کی کیا صورت اور کتنا نصاب ہے۔

ج: ہر نماز اور روزہ کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے۔ وتر سمیت ایک دن کی چھ نمازیں ہوتی ہیں۔ اس لیے چھ فدیے لیریہ کے حساب سے فدیے ادا کر دیے جائیں۔

چاندی کا خول

عابد حسین ۔ ابوظہبی

س: عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے۔ عام رواج یہ ہے کہ نماز عید کے بعد عیدگاہ یا جامع مسجد میں آپس میں ایک دوسرے سے گلے تین بار معانقہ و مصافحہ کرتے ہیں جب کہ وہ حضرات ایک ہی گھر، محلہ یا گاؤں سے اکٹھے ہی عید پڑھنے آتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ نماز عید کے بعد عیدگاہ یا جامع مسجد میں معانقہ یا مصافحہ سنت عمل ہے یا بدعت۔ عید مبارک کہنے یا ملنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ معانقہ ایک دفعہ یا تین دفعہ کرنا چاہیے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ دل کو دل سے ملانا چاہیے؟

ج: عید ملنے کا رواج سنت سے تو ثابت نہیں۔ اگر محض رواج سمجھ کر کیا جائے تو اس کو مباح کہا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس کو دین کی بات سمجھا جائے اور نہ کرنے والوں پر نکیر کی جائے ان کو برا بھلا کہا جائے تو یہ بدعت ہو گی۔

س: اگر نصف دانت ٹوٹ جائے تو اس پر چاندی یا سونے کا خول لگانا جائز ہے یا نہیں۔

ج: سونے چاندی کا خول لگوانا جائز ہے۔

س: ہومیو پیتھک ادویات کا کیا حکم ہے سنا ہے ان میں الکحل شامل ہوتی ہے۔

ج: مجھے اس مسئلہ میں کسی طرح بھی اطمینان نہیں، ضرورت کی بناء پر خود استعمال کرتا ہوں۔

س: یورپین ممالک کے عطریات یعنی پرفیوم وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ان میں بھی الکحل شامل ہوتی ہے۔

ج: اس کی بھی تحقیق نہیں۔

س: داڑھی کا خط بنانے (یعنی رخساروں اور حلق کے بال مونڈھنا) کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔

ج: رخسار اور حلق کے بال لینا جائز ہے۔

س: اگر کسی عورت کے پاس [illegible] تولہ سے کم سونے کے زیورات ہوں اور وہ اس کی ذاتی ملکیت ہوں۔ زیورات زیر استعمال ہوں اس کے علاوہ اس کے پاس نقدی یا چاندی نہیں ہے تو کیا اس پر ان زیورات کی زکوٰۃ واجب ہوگی؟

ج: ایسی عورت پر زکوٰۃ فرض ہے۔

س: عورت کا شرعی حق مہر کیا ہے؟ کیا اس زمانہ میں ۳۲ روپے مقرر کرنا درست ہے؟ بعض حضرات اس سے زیادہ مہر مقرر کرنا برا خیال کرتے ہیں اور بعض بہت ہی زیادہ مقرر کرنا اپنے لیے فخر سمجھتے ہیں۔ کیا اس کی حد مقرر ہے؟ یا حسب استعداد ہونا چاہیے۔

ج: شرعاً مہر کی کم از کم مقدار دس درہم چاندی ہے۔ جس کی مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے ہوتی ہے۔ اس مالیت سے کم مہر جائز نہیں۔ زیادہ جتنا چاہیں رکھ سکتے ہیں لیکن مہر کا زیادہ ہونا موجب نحوست اور مہر کا کم ہونا موجب برکت ہے۔

نیت کا طریقہ

عزیز رسول: جدہ

س: فرض، سنت، نفل نمازوں کی نیت کا اصل طریقہ نیز واجب وتر کی نیت کا طریقہ کیا ہے۔

ج: نفل اور سنت کی نماز کے لیے مطلق نیت کافی ہے۔ فرض اور وتر کی یہ نیت کرنی چاہیے۔ کہ فلاں دن او فلاں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں۔

س: نفلی روزے رکھنے اور افطار کی دعائیں

ج: نفل روزے کے لیے مطلق روزے کی نیت کرنی ہے اور افطار کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

س: نماز عیدین کی نیت اور طریقہ

ج: نماز عید کی نیت اس طرح کی جاتی ہے کہ میں دو رکعت عیدالفطر واجب (یا عیدالاضحٰی) کی نیت کرتا ہوں۔

س: نماز جنازہ کا طریقہ

ج: نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثناء، دوسری کے بعد درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لیے دعا

س: اگر آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ پاس میں کوئی عبادت کرتا ہو تو کیا شخص اونچی آواز میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: رات کی نمازوں میں اونچی پڑھ سکتا ہے۔

قضا نماز کا مسئلہ

س: قضا نماز کونسے وقت پر پڑھنی جائز نہیں ہے۔ کیا عصر کی جماعت کے بعد قضا نماز ہوجاتی ہے یا کہ نہیں کیونکہ میں عصر کی جماعت کے بعد بھی قضا نماز پڑھتا ہوں اور مجھے کئی لوگوں نے ٹوکا ہے۔ کہ عصر کی جماعت کے بعد قضا جائز نہیں ہوتی براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

پرویز اقبال: لندن

ج: تین اوقات ایسے ہیں جن میں قضا نماز جائز نہیں۔ طلوع، غروب، نصف النہار۔ فجر اور عصر کے بعد نوافل کی ممانعت ہے۔ قضا نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے۔ لوگوں کا اعتراض آپ پر درست نہیں۔

واللہ اعلم

منظور احمد الحسینی

قسط نمبر ۱

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد

کا دورہ افریقہ

ایسٹرن ٹرانسوال کا دورہ

مورخہ ۱۸۔ دسمبر صبح ۹ بجے ہم لناشیا سے ایسٹرن ٹرانسوال کے دورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ ۱/۲ ۹ بجے جامع مسجد نیو ٹاؤن جوہانسبرگ پہنچے۔ وہاں مولانا یوسف مونیا، مولانا ابراہیم بھام، مولانا مفتی بسم اللہ، مولانا صوفی عبداللہ و دیگر حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ۱/۲ ۱۰ بجے وہاں سے روانہ ہوکر ۱/۲ ۱۲ بجے لینزلی ٹھہرنا ہوا۔ یہاں مولانا بورگی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مولانا موصوف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن سے فارغ التحصیل ہیں۔ انہوں نے طالب علمی کے زمانہ میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ اور اس سلسلے میں جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کی تھیں۔ ایک بجے "مکن ووڈ" پہنچے۔ وہاں ظہر کی نماز جماعت خانے میں ادا کی۔ الحمدللہ یہاں کے حضرات اگرچہ قلیل تعداد میں ہیں۔ مگر ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرا رہے ہیں۔ نماز کے بعد حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب زید مجدہم کے حلقہ ارادت کے بزرگ کے ہاں کھانا کھایا۔ ۱/۲ ۲ بجے روانہ ہوکر ۳ بجے "ٹری خاٹ" پہنچے۔ وہاں دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ وہاں ہماری چائے سے تواضع کی گئی۔ یہاں مسلمانوں کے صرف ۵ خاندان قیام پذیر ہیں۔ سوا چار بجے ٹری خاٹ سے روانہ ہوئے۔ پونے پانچ بجے "بیتال" پہنچے۔ یہ کافی پرانا شہر ہے۔ ۱۸۸۰ء میں یہ شہر بسایا گیا تھا۔ یہاں بھی انڈین آبادی کو علیحدہ کردیا گیا ہے۔ ہندوؤں کی تعداد یہاں زیادہ ہے۔ یہاں کے مسلمانوں نے ہمت کرکے ایک بڑی عالیشان مسجد تعمیر کی ہے۔ شہر میں بھی ایک قدیم مسجد موجود ہے۔ جس میں نمازیں وغیرہ ہورہی ہیں۔ انڈین آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ بیتال سے تقریباً پونے سات بجے شام روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک بستی میں مغرب کی نماز ادا کی گئی۔ اس بستی میں مسلمانوں کی صرف ایک فیملی ہے۔ یہاں سے روانہ ہوکر تقریباً ۱/۲ ۸ بجے "ارملو" شہر پہنچے۔ یہاں بھی مسلمانوں کی آبادی علیحدہ کردی گئی ہے۔ جس کا نام قاسم پارک ہے۔ یہاں مسلمان ہمت والے ہیں۔ انہوں نے اپنی نئی مسجد نہیں بنائی۔ قدیم مسجد میں جو شہر کے بالکل وسط میں ہے۔ اسی کو آباد کیا ہوا ہے۔ عشاء کی نماز میں ہم نے دیکھا کہ اکثریت نوجوانوں کی ہے پہلی صف نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ محترم باوا صاحب نے عشاء کے بعد گجراتی میں آدھا گھنٹہ خطاب کیا۔ تمام نوجوان حضرات نے بھرپور طور پر خطاب کو سُنا۔ یہاں ایک دینی مدرسہ بھی ہے جس کے مہتمم مولانا ابوبکر صدیقی ہیں۔ آپ شہر کی محبوب ترین شخصیت ہیں۔ آپ قاری، حافظ، عالم دین ہیں آپ نے تمام تعلیم درس نظامی بنگلور (انڈیا) کے مدرسہ سے حاصل کی ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نومسلم ہیں۔ آپ ایک ہندو خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے نوازا اور ۱۸ سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دینی علوم سے فراغت کے بعد آپ نے دین اسلام اور قرآن مجید کی اشاعت کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیا ہے۔ آپ کے علاوہ اس مدرسہ میں دو استاد اور بھی ہیں۔ طلبہ کی تعداد ستر سے

زاد ہے۔ اردو میں ہمارا قیام جناب محمد حنیف دیندار کے ہاں ہوا۔ آپ شیخ محمد اسمٰعیل دیندار کے صاحبزادے ہیں۔

۱۹ دسمبر کی صبح ناشتہ سے فراغت کے بعد مقامی علماء اور احباب سے ملاقاتیں کی گئیں۔ اور انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر ان کی ذمہ داری بتلائی گئی۔ پونے ۱۲ بجے وہاں سے روانگی ہوئی۔ ایک بجے برٹن پہنچے وہاں جماعت خانہ میں نماز ظہر ادا کی۔ ایک دوست کے ہاں کھانا کھایا۔ یہاں مسلمان بہت تھوڑی تعداد میں مقیم ہیں۔ لہذا ان کی آبادی شہر سے علیحدہ نہیں کی گئی مختلف دوستوں سے تبادلہ خیال ہوا۔ اور ۳ بجے روانہ ہوگئے۔ پونے ۴ بجے "کروونیا" شہر پہنچے۔ یہاں انڈین آبادی کو علیحدہ کردیا گیا ہے۔ یہاں دو مسجدیں ہیں ایک نئی آبادی میں اور دوسری شہر میں ہے۔ یہاں ہماری ملاقات مولانا ادریس جاپاس سے ہوگئی۔ جو جامع انجگر بیچ ذہن کے خطیب و امام ہیں اور جامعہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے فارغ ہیں۔ آپ اپنے بھائی کے ہاں ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے۔ دیگر حضرات سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ عصر کی نماز شہر کی مسجد میں پونے ۵ بجے ادا کی بعدہٗ ہم ارملو کی طرف روانہ ہوگئے نماز مغرب ایک پہاڑ پر ادا کی۔ پونے ۷ بجے بارٹن پہنچ گئے۔ یہاں تمام دوست ایک مقام پر جمع ہوکر ہمارے استقبال کے لیے موجود تھے۔ پہنچتے ہی دسترخوان بچھا دیا گیا۔ کھانا کھایا۔ عشاء کی نماز پونے نو بجے پڑھی گئی۔ بعدہٗ محترم جناب عبدالرحمٰن یعقوب احمد باوا صاحب نے تردید قادیانیت پر گجراتی زبان میں پون گھنٹہ تک خطاب کیا۔

صبح کی نماز پونے ۴ بجے پڑھی گئی نماز سے فراغت کے بعد کچھ دیر آرام کیا۔ ۸ بجے جناب نیلم صاحب کے ہاں ناشتہ کیا۔ نیلم صاحب یہاں کے دینی ذہن اور دینی درد والے بزرگ ہیں۔ آپ نے اپنے تمام بچوں کو دینی تعلیم دلوائی ہے۔ آپ کے ایک فرزند عالم دین اور دوسرے حافظ ہیں۔ جبکہ مولانا ابوبکر صدیقی (ارملو) آپ کے داماد ہیں۔ آپ نے بارٹن کے آگے جانے کے لیے رہبری قبول فرمائی۔ جب کہ مستقل ہماری رہبری بھائی سلیمان اسحٰق صاحب کررہے تھے اب ہمارے ساتھ دو رہبر ہوگئے۔ اس شہر کی آبادی شروع سے اپنی جگہ پر ہے۔ پرانی مسجد کو ڈھا کرکے نئی جدید خوبصورت مسجد میں تبدیل کردیا گیا ہے۔

بارٹن میں ایک مدرسہ بھی ہے۔ جس میں ۴ استاد پڑھاتے ہیں۔ طلبہ کی تعداد ۱۳۰ ہے۔ جب کہ ہوسٹل میں ۵۵ طلبہ رہتے ہیں۔ سب کے طعام و قیام کا انتظام یہاں کی جماعت کرتی ہے۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی ۵۰۰۰ کے قریب ہے۔ جب کہ شہر کی کل آبادی ۱۲ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کی جماعت بلیک مسلم (حبشی) قدیم و جدید مسلمانوں میں ان کے علاقوں میں ۱۶ مدارس بھی چلا رہی ہے۔ ۱۷ اساتذہ کرام ۷۲۰ بچوں کو زیور تعلیم آراستہ کررہے ہیں یہ شہر ایک خوبصورت وادی میں ہے۔ چاروں طرف سرسبز و شاداب پہاڑ اس شہر کو گھیرے ہوئے ہیں۔ بڑا ہی خوشگوار دیدہ زیب اور دل آویز منظر ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد یہاں سے "نیلس پرٹ" کے لیے روانگی ہوئی۔ عصر کے وقت نیلس پرٹ پہنچے۔ رات کا قیام ایک دوست کے ہاں رہا۔ یہاں کے مسلمانوں کی کل آبادی ۴۰۰ ہے جب کہ شہر کی کل آبادی ۳۰ ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔ یہاں ایک خوبصورت مسجد ہے اس کے امام مولانا اسمٰعیل لبم اللہ ہیں۔ آپ مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد سے فارغ ہیں۔ اور حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب زید مجدہم کے مرید ہیں۔ یہاں ایک مدرسہ بھی ہے۔ جس میں ۸۰ طلبہ پڑھتے ہیں۔ ایک استانی بھی قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم دیتی ہے۔ ۳۰ بچیاں ان کے پاس پڑھتی ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی معاشی حالت اچھی ہے۔ حبشی مسلمان بھی کافی تعداد میں ہیں۔

رات مسجد میں باوا صاحب نے گجراتی میں بیان کیا

صبح ۲۱ دسمبر کا دن تھا۔ یہاں چھٹی ہفتے کے دن ایک بجے شروع ہوتی ہے۔ جو اتوار شام تک رہتی ہے۔ اس لیے مسلمان بھی اسی دن چھٹی کرنے پر مجبور ہیں۔ جمعہ کے دن ۱۲ سے ۲ بجے تک مسلمان اپنی دکانیں بند رکھتے ہیں۔ تمام طور پر پورے جنوبی افریقہ میں جمعہ کی نماز پونے ایک بجے یا ایک بجے ہوتی ہے۔ محترم باوا صاحب نے گجراتی میں جمعہ سے پہلے بیان کیا جب کہ احقر نے خطبۂ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ عصر کی نماز سے تھوڑی دیر پہلے یہاں سے روانگی ہوئی۔ اور نماز عصر "وائٹ ریور" میں پڑھی یہاں صرف ایک ہی خاندان گارڈی کے ۲۰ کے قریب چھوٹے بڑے افراد رہتے ہیں مولانا محمد گارڈی صاحب جو سہارنپور سے فارغ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کے خلیفہ ہیں۔ وہ بہت خوش ہوئے انہوں نے مغرب کے بعد

ہماری پرتکلف دعوت کی۔ آپ کا ایک کمرہ کتابوں کے لیے مخصوص ہے۔ جس میں بیش قیمت نایاب کتب اور درسی کتب کا ذخیرہ ہے ساتھ ساتھ انگریزی کتب بھی کافی تعداد میں ہیں۔ عشاء کے بعد ۱۲ بجے تک بات چیت ہوتی رہی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ایک بڑا جنگل ہے اس میں آپ حضرات کا جانا ضروری ہے۔ لہذا ہفتہ ۲۲ دسمبر ہم صبح نماز پڑھتے ہی روانہ ہوگئے۔ ہم ۶ بجے تک جنگل میں داخل ہوگئے۔ یہ جنگل تقریباً ۶۰۰ مربع میل سے زیادہ علاقہ پر مشتمل ہے۔ اس میں بجلی اور پکی سڑکیں کافی تعداد میں بنائی گئیں ہیں۔ اس جنگل کے چاروں طرف خاردار تاروں کی دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ اس میں ۵۰۔۶۰ میل کے فاصلے پر دس ایسے مقامات ہیں جہاں حکومت کی طرف سے ٹھہرنے کا اچھا انتظام کیا گیا ہے۔ ان کو کیمپ کہا جاتا ہے۔ اس میں رہنے کے لیے کمرے کرائے پر ملتے ہیں ان کیمپوں کو بھی چاروں طرف سے باندھ دیا گیا ہے۔ تاکہ جنگلی جانور ان میں داخل ہوکر انسانوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اس جنگل میں ہر قسم کے جنگلی جانور ہیں۔ شیر، ہاتھی، چیتے، بھیڑیے، زراف، زیبرے، ہرن کھلے پھر رہے ہیں۔ اس جنگل کے درختوں، جھاڑیوں، وادیوں، ندیاں، کو دیکھ کر بے ساختہ یہ آیت زبان پر جاری ہوتی تھی۔ ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک۔

۱۰ بجے دن ایک کیمپ میں پہنچے وہاں ڈگی میں سے ناشتہ نکالا گرم گرم چائے پی کر خدا کا شکر بجالاتے۔ وہاں سے پھر دوسری طرف روانہ ہوئے۔ چھوٹی ندیوں کے علاوہ وہاں ایک بڑی ندی بہتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک سڑک بنائی گئی ہے۔ ہم اس سڑک پر چلے جارہے ہیں۔ بے ساختہ زبان پر یہ آیت جاری ہوجاتی تھی۔ اس ندی کے ساتھ درخت اور جھاڑیاں اس قدر ہیں کہ بعض اوقات وہ ندی ان سے چھپ جاتی ہے۔ یہ دنیا کا اس طرح کا سب سے بڑا جنگل ہے۔ پوری دنیا سے یہاں لوگ اور سیاح پہنچتے ہیں۔ اور کئی کئی مہینے کیمپوں میں پڑاؤ ڈالے رہتے ہیں۔ دن میں جنگل کی سیر کرتے ہیں اور رات کو کیمپوں میں آرام کرتے ہیں۔ یہ جگہ ایسی ہے۔ جہاں جانوروں کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور انسانوں کو بند کردیا گیا ہے۔ جنگل میں کار سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ مبادا جنگلی جانور تکلیف پہنچائیں۔ ہم نے ہرن کافی مقدار میں دیکھے اسی طرح سے بھیڑیے، ہاتھی، زراف اور دوسرے جنگلی جانور قریب سے دیکھے

کیونکہ وقت تھوڑا تھا ۱۲ بجے تک واپس پہنچنا تھا۔ اس لیے جنگل کے بادشاہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ بسا اوقات آدھے گھنٹے میں تمام جانور نظر آجاتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ سارے دن میں کچھ نظر آتے ہیں۔ ظہر کی نماز دوسرے کیمپ میں ادا کی اور ایک دوسرے گیٹ سے ہم جنگل سے تقریباً ۲ بجے باہر نکل آئے۔ یاد رہے اس کے کئی دروازے ہیں۔ اندر جانے کی ٹکٹ تقریباً ۳ رینڈ ہے (۳۲ روپے صرف) راستے میں خوب صورت وادیاں سرسبز و شاداب پہاڑیوں کے سلسلے۔ کیلے، اخروٹ کے باغات کشادہ سڑکیں اور سڑکوں کے دو رویہ کالی لال رنگوں والے پھولدار درخت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے رہے تھے۔ اکثر مقامات پر وادیوں میں آم کے درخت، مکئی کی کھیتیاں بھی دیکھیں۔ پہاڑوں پر سفیدے اور پان کے درخت قطار در قطار دیکھے۔ غرضیکہ وائٹ ریور، باربرٹن، نیلس پریٹ، اور ایسٹرن ٹرانسوال کا علاقہ جنت نظیر ہے۔

۲۳ دسمبر بروز اتوار صبح ۱۰ بجے وائٹ ریور سے جوہانسبرگ واپسی شروع ہوئی۔ جناب اسمٰعیل گارڈی ان کے فرزند، ڈاکٹر صاحب مولانا محمد گارڈی کے والد صاحب اور دیگر حضرات نے ہمیں الوداع کہا۔ ساڑھے ۱۰ بجے نیلس پریٹ پہنچے وہاں نیلم صاحب کو رخصت کیا۔ اور ایک دوست کے ہاں کچھ ستاتے ہوئے گیارہ بجے پھر روانہ ہوگئے۔ ہماری کار پہاڑوں پر سے ہوتی ہوئی خوبصورت وادیوں میں سے گذرتی ہوئی ساڑھے بارہ بجے واٹرفال بوون پہنچی۔ یہاں مسلمانوں کے ۵۰،۶۰ گھر ہیں۔ نماز ظہر یہاں جماعت خانے میں پڑھی۔ مولانا رشید میاں، اور ان کے والد حاجی عثمان ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ یہ مولانا ابراہیم میاں کے چچا ہیں۔ کھانے کے بعد کچھ دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ حاجی صاحب نے بتایا کہ اس گھر میں حضرت بنوریؒ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی اکابر تشریف لاچکے ہیں۔

وہاں سے ۳ بجے روانگی ہوئی۔ ساڑھے ۳ بجے مڈل ڈورپ پہنچے وہاں کچھ احباب سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے بلفاست پہنچے وہاں عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد روانگی ہوئی مغرب کی نماز ڈرٹ ہم میں پڑھی۔ یہاں مسلمانوں کے صرف تین گھر ہیں۔ ہمام صاحب کے ہاں کھانا کھایا۔ ۸ بجے یہاں سے روانگی ہوئی۔ مڈل برگ وٹ بنک سے ہوتے ہوتے رات ساڑھے ۱۰ بجے جناب سلیمان اسحٰق صاحب

صاحب کے بہنوئی کے گھر پہنچے یہ گھر جنگل میں ہے۔ اس کے ساتھ ان کا فارم ہے۔ صبح یہیں ناشتہ ہوا۔ ناشتے کے بعد جنگل کی سیر کی۔ سامنے سرسبز پہاڑ نظر آ رہے ہیں۔ گھر سے چند قدم کے فاصلے پر وادی میں ندی گذرتی ہے۔ ندی کو دیکھا تو وہ خدا کی وحدانیت میں نغمہ سرا ہے اس کی نغمہ سرائی تھوڑی دیر تک سنتے رہے یہاں دو رکعت نماز ادا کی گئی پھر واپس آ گئے تقریباً ۱۲ بجے روانہ ہوئے اور سوا بارہ بجے جامع مسجد قوۃ الاسلام لینشیا پہنچے۔ ظہر کی نماز ادا کی۔ آج ۲۴ دسمبر ہے۔ یہاں کرسمس بڑے زور و شور سے منایا جاتا ہے۔ کیونکہ گرمیوں کا موسم ہے ڈچ، انگریز پاگلوں کی طرح سمندر کے ساحل کی طرف رواں دواں ہیں۔ کوئی کیپ ٹاؤن جا رہا ہے کوئی ڈربن کی طرف رواں دواں ہے۔ شراب پانی کی طرح پی جا رہی ہے۔ اگرچہ نشے کی حالت میں ڈرائیونگ سخت ممنوع ہے۔ اور آج رات کے ذریعے پولیس والے سخت چیکنگ کر رہے ہیں پولیس کے پاس ایک آلہ ہے ہر ڈرائیور سے اس آلے میں پھونک لگواتے ہیں۔ جس نے شراب پی ہوتی ہے وہ پکڑا جاتا ہے۔ اور اس کا چالان ہوتا ہے۔ اور جرمانہ اس کو دینا پڑتا ہے۔ مگر باوجود اس کے شام کی خبروں میں بتلایا گیا کہ صرف ۲۴ دسمبر کو ۹۳ آدمی ہلاک اور کئی سو زخمی ہو گئے۔

آج ۲۵ دسمبر ہے۔ دو دن کی پورے ساؤتھ افریقہ کی چھٹی ہے۔ اخبار بھی دو دن بند رہیں گے۔ انگریزوں کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی ساحل سمندر یا مچھلیاں پکڑنے کے چکر میں ہیں۔ کچھ خاندان سمیت سیر سپاٹے پر چل نکلے ہوتے ہیں۔ روپیہ پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے مسلمانوں کی حالت پر رحم فرمائے۔ آج سارا دن ہم نے آرام کیا کسی سے ملاقات نہیں کی۔ شام کو عصر کے بعد میاں فارم روانہ ہوئے۔ مغرب کے قریب میاں فارم پہنچے۔ اس وقت مولانا ابراہیم میاں، مولانا مفتی احمد میاں، مولانا بشیر احمد سنجالوی اور دیگر حضرات ایک مریض کو دیکھنے کے لیے ہسپتال جا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اندر تشریف رکھیں ہم مغرب کے بعد آ رہے ہیں۔ یہاں فارم پر قاری و حافظ عبدالرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حافظ صاحب موصوف بچوں کے مخارج صحیح کرا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد مغرب کی نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد حافظ صاحب ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ آپ مولانا ابراہیم میاں کے ماموں ہیں۔ اور پورے ساؤتھ افریقہ کی بزرگ شخصیت ہیں۔ پونے ۸ بجے عشاء کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد مولانا ابراہیم میاں کے دولت کدہ پر عشائیہ تناول کیا۔ کھانے کے دوران مجلس کی نعمات کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔

کھانے سے فراغت کے بعد حالات حاضرہ پر بھی گفتگو ہوئی مولانا ابراہیم میاں نے بتلایا کہ یہاں کے مسلمان الحمد للہ ابھی تک علماء کی بات مانتے ہیں۔ اسلامی عقائد میں اور کسی حد تک اعمال میں بھی مضبوط ہیں۔ کچھ خرابیاں ہیں جو یورپین معاشرے کی وجہ سے آ گئی ہیں۔ کیونکہ رہن سہن یہاں اعلیٰ ہے۔ لہٰذا گھر کے سب افراد کام میں لگے ہوتے ہیں کوئی فارغ نہیں ہے جب عورت گھر سے باہر نکلی۔ تو جو خرابیاں یورپین معاشرے میں آئیں اس کا کچھ حصہ ان میں بھی آ گیا۔ سب سے بڑا چیلنج ہمارے لیے اس ملک میں مخلوط تعلیم کا مسئلہ ہے نیز ٹیلی وژن بھی ایسا مسئلہ ہے جس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی حال ہی میں حکومت نے سروے کر کے اخبار میں اس کو شائع کیا ہے کہ انڈین بچے ہفتے میں ۱۷ گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا جبکہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک بچہ قرآن اور دینی تعلیم پر مکاتیب میں ہفتے میں صرف ۱۲ گھنٹے صرف کرتا ہے۔ اس طرح سے شر کی تعلیم کی زیادتی ہے اس کا اثر ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نوجوان نسل پر رحم فرمائے۔ یہاں کا ٹی وی سخت خطرناک ہے کیونکہ اس میں مادر پدر آزاد معاشرے کی صحیح عکاسی ہوتی ہوتی ہے۔ اور امریکہ سے درآمد شدہ فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ جب کہ بچوں کا ۱۷ گھنٹے ٹی وی دیکھنا ماں باپ کی اجازت سے ہے جو بلا اجازت دیکھے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ٹی وی سے مسلمانوں کو مذہبی نقصانات بھی شدید پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ اس میں اکثر اوقات عیسائیوں کے مذہبی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ جو نوجوانوں کے لیے سم قاتل سے کم نہیں اگر یہاں کے مسلمان انہی دو چیزوں (مخلوط تعلیم اور ٹی وی) پر کنٹرول کر لیں تو نوجوانوں میں گمراہی ہرگز نہیں پھیل سکتی۔

۲۶ دسمبر صبح پڑھکیا بھائی عبدالرحمٰن لے جی میاں فارم پر تشریف لائے اور آزاد ویل لے گئے۔

جاری ہے

بزمِ ختم نبوت

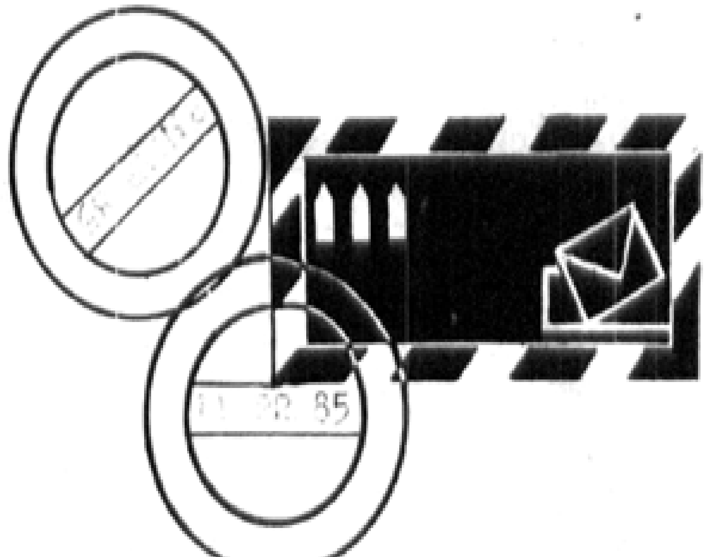

کارڈف انگلستان سے خط

محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں لندن کے ایک اخبار میں نزول مسیح علیہ السلام سے متعلق ایک بیان شائع ہوا تھا۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور آگاہ کرتے ہیں کہ الحمدللہ قرآن وحدیث میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت ہے ہم تمام علماء کرام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیانیت کے خلاف متحد ہو جائیں۔ اس خط کے ساتھ کچھ فوٹو اسٹیٹ اور اخبار کا تراشہ بھیج رہا ہوں۔ یہ کسی مرزائی مولوی کا لکھا ہوا ہے۔ جس کا جواب ہم نے دے دیا ہے ہمیں تردید مرزائیت کے لیے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی انگلینڈ آنے والا ہو تو اس کے ہاتھ روانہ کر دیں۔

والسلام

محمد اسماعیل رشید

دارالاصلاح والدعوۃ کارڈف انگلینڈ۔

تحقیق کے نام پر تخریب

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب!

بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ لاہور سے ایک ہفت روزہ "ثقافت" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس نے شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، مسلم اور قادیانی کی بحث شروع کی ہوئی ہے۔ یہ رسالہ پیام شاہجہانپوری کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اس کا انداز تحریر ملک وملت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ بحث طول پکڑ گئی تو اس کے نتائج انتہائی بھیانک برآمد ہوں گے۔ پیام شاہجہانپوری کے متعلق مشہور ہے کہ وہ قادیانی ہے۔

اگر یہ صحیح ہے تو پھر پرچے کا رویہ دیکھتے ہوئے۔ اس بات کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ یہ رسالہ قادیانیوں کے اشارے پر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بے چینی کو فروغ دے رہا ہے۔ اور تحقیق کے نام پر تخریب کا باعث بن رہا ہے جس کو لگام دینا حکومت کے متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے۔

محمد عبداللہ۔ لاہور

پرچہ بہت پسند آیا!

مکرمی ومحترمی

السلام علیکم۔ مزاج شریف

مجھے ہفت روزہ "ختم نبوت" کے تین پرچے صدیقی ٹرسٹ کی مہربانی سے ملے ہیں۔ پرچہ مجھے بہت پسند آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جزائے خیر دے جو اس پرچے سے متعلق ہیں۔ مجھے آئندہ کے لیے پرچہ جاری کر دیں۔

والسلام

نور احمد قریشی

بی اے۔ ایل ایل بی۔ لاہور

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبہ میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں۔ جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

قادیان کی یاد میں

گذشتہ دنوں الفضل کی ۱۲ فروری ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں شائع شدہ مرزا طاہر احمد کی ایک غزل بعنوان قادیان کی یاد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا جس کا ایک شعر تھا ؎

کس قدر روشن تھیں تیرے نور سے آنکھیں میری
کس قدر تاریک ہے سارا جہاں تیرے بغیر

تو میں نے اسی بحر اور اسی قافیہ میں درج ذیل اشعار کہے۔ عارف صحرائی

ذکر کیا ہو رنگ ہائے گردشِ افلاک کا
اے رنگیلی قادیان کی داستاں تیرے بغیر

گر تخیل جھوٹ کا باندھوں تو ممکن ہی نہیں
ہو سکے تکمیل ذکرِ قادیاں تیرے بغیر

صافؔ[1] کی اولاد ہو یا عبہلہؔ[2] اسود کی روح
ہو گئے "افسوس" اب یہ بے اماں تیرے بغیر

زندقہ مکر و فریب و دجل گر اک نور ہیں
کس قدر تاریک ہے سارا جہاں تیرے بغیر

میرزائی تجھ کو پھر سے پا سکیں اک خواب ہے
کیسے ہو اس خواب کے پیکر میں جاں تیرے بغیر

تو نہ ہوتا گر تو یہ سب میہمانانِ جحیم
سوچنے کی بات ہے جاتے کہاں تیرے بغیر؟

عارف صحرائی

۱۔ صاف بن صیاد! نبوت کا پہلا جھوٹا مدعی جس نے سنہ ۲ ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ ۲۔ عبہلہ اسود بن کعب نبوت کا دوسرا جھوٹا مدعی۔

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI

Registered S. No. 3220

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کو مضبوط بنایئے

مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
کی اپیل

قادیانی، مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں امسال قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے ۲۵ کروڑ روپے کے بجٹ کا اعلان کیا ہے ۔

کیا آپ نے اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے اپنی آمدنی سے کچھ رقم مختص کی ہے؟

"مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان"

- جو ملت اسلامیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ ہے۔
- جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔
- جس کو شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت حاصل رہی۔
- جس کے ملک بھر میں ۴۰ سے زیادہ دفاتر اور ۵۰ فاضل مبلغ کام سرانجام دے رہے ہیں۔
- جو لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔
- جس نے پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے ملک میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں کامیاب تحریکیں چلائیں۔
- جس کے مبلغین ہر سال بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں۔
- جس کے دو ہفت وار جرائد شائع ہوتے رہیں۔
- جس کے بارہ دینی مدارس اور مسجدیں ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔
- جس نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کیس میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اہم بات

- قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں وہاں دو مساجد و مدارس قائم ہیں جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔
- سانحہ ساہیوال شہداء کیس میں ایک مجلس نے چوبیس ہزار روپے خرچ کئے۔
- حال ہی میں مجلس کا ایک وفد کینیا، جنوبی افریقہ، ماریشس اور ری یونین کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔
مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں۔

رقوم جمع کرانے کیلئے

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان ● مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۷۶۲۳۸ | جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۷۱۱۹۶

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۹ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔